نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ؎ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول ؎

نمبر ۳۱ جلد ۱۰ | لودیانہ ۳-اگست ۱۸۸۲ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

گلدستۂ اخبارات

جنگ مصر بڑھتا جاتا ہی **مصر** پر ۲۵-ہزار فوج گورہ حملہ کریگی= **ہندوستانی فوج** کو مصر میں کم از کم چار مہینے رہنا پڑیگا= **لنڈن** کی پارلیمنٹ نے کہدیا ہی کہ ہندوستان سے جو فوج جنگ مصر کے واسطے روانہ ہوئی ہی اُسکا خرچ ہندوستان کے خزانہ کے ذمہ ہوگا= **بمبئی** سے ۲۵-جولائی کو ایک جہاز رسد سے لدا ہوا معہ دوسو کہاروں اور ڈیڑھ ہزار بھیڑوں کے مصر کی جانب روانہ ہوا= **مالٹا** سے انگریزی فوج جسکی تعداد ۱۱ ہزار ہی مصر میں داخل ہوگئی ہی= **خدیو** مصر نے ایک اشتہار بدیں مضمون جاری کردیا ہی کہ عربی پاشا کو باغی تصور کیا گیا ہی= **عربی** پاشا نے خدیو کے اشتہار کو ملاحظہ کرکے جوش میں آجہاد کا ڈنکا بجادیا ہی= **خبر** آئی ہی کہ پورٹ سعید میں مصری مفسد قلعہ عظیم بنا رہے ہیں= **فرانس** نے انگریزوں سے وعدہ کیا ہی کہ ہزار سوار جنگ مصر کیواسطے میں تمکو جسوقت طلب کروگے دیدونگا= **شاہ اٹلی** نے ہماری سرکار سے وعدہ کیا ہی کہ میں جنگ مصر میں تمہارا معاون اور مددگار ہوں= **قاہرہ** میں مصریوں نے تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا ہی= **عربی** پاشا کے پاس اسوقت ۷۰ ہزار فوج اور ۴۴ توپیں موجود ہیں اور امداوی جہادی فوج جمع ہو رہی ہی= **انگریزی** بحری سپاہیوں نے قلعہ گواری پر قبضہ کرلیا ہی= **افواہ** ہی کہ عربی پاشا نے تمام نہروں پر جنکا میٹھا پانی ہی قبضہ کرلیا ہی= **مصریوں** روسیوں کی محبت بڑھتی جاتی ہی= **مفسدان لنڈن** نے اخبار ٹائیمز کے کارخانہ کو اُڑانیکی سازش کی تھی= **ہرات** کی خبر سے معلوم ہوا کہ وہاں پر مشہور ہی کہ موسم سرما میں ایوب خان افغانستان پر حملہ کریگا= **سہارنپور** سے راجپور تک ریل کی تیاری کی تجویز گورنمنٹ ہند میں پیش ہی= **مردم شماری** اسام کے کاغذات غلط نکلے= **باشندگان** ناروی اپنا رشتہ ملک سویڈن سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ انکا ارادہ اپنے ملک میں حکومت جمہوری قایم کرنیکا ہی= **چین** میں پادریوں نے ایک میموریل افیون کے خلاف میں تیار کیا ہی= **سنگلدیپ** کی کل آبادی ۲ لاکھ ۳۷ ہزار آدمیوں کی ہی= **اٹک** میں کوئلہ کی کان دریافت ہوئی ہی- **روس** اور ایران کے درمیان جو عہد نامہ ہوا ہی اسکی رو سے ایران کو رشد تک ریل تیار کرنی پڑیگی= **فرقہ نہلسٹ** نے زار روس کو لکھا ہی کہ جب تم ماسکو میں جاؤگے ہم اُسوقت تمکو قتل کرینگے **ہندوستان** اور لنڈن کے درمیان صرف ایک ہی راستہ تار خبر کا یعنے طہران کے راستے جاتا ہی= **سرکار** نے حکم دیا ہی کہ جو فوج مصر میں جاوے اُسکو ۳ ماہ کی تنخواہ پیشگی دیجاوے= **کلکتہ** سے بمبئی کی طرف ۱۸-ہزار یورپین سپاہ کیواسطے خیمہ کا سامان روانہ کیا گیا ہی= **سرکار** نے اخبارات کے وقایع نگاروں کو ہندوستانی فوج کے ہمراہ مصر کو جانیکی اجازت دیدی ہی= **وزارت فرانس** نے استعفا دیدیا تھا مگر نامنظور کیا گیا= **سری نگر** میں کثرت بارش سے تمام کاروبار بند ہیں= **چاولوں** سے لدا ہوا ایک جہاز راس امید کے قریب غرق ہو گیا= **چین** کے ایک بھاری حصہ میں قحط سالی کا خوف ہی= **بھوپال** کے حافظ عبدالقیوم کو عربی لونڈیاں خریدنے کے جرم میں تین ماہ کی قید ہوئی= **انگریز** اسکندریہ میں جدید پولیس بھرتی کر رہے ہیں= **اسکندریہ** میں ۶-ہزار انگریزی فوج داخل ہو گئی ہی= **خدیو** نے عربی پاشا کو لکھا ہی کہ اگر بھلا چاہتا ہی تو انگلش اطاعت قبول کر اسکے جواب میں عربی پاشا نے لکھا ہی کہ میں تجکو قتل کرکے خدیو بنونگا= **تازہ** خبر ہی کہ عربی پاشا کے ہاتھ مصر کا تمام خزانہ آگیا تھا= **خدیو مصر** انگریزی پہرے میں رہتے ہیں= **بندرگاہ** سعید پر دس ہزار عرب جنگ کے واسطے ڈٹے کھڑے ہیں اور عربوں کی ایک فوج نہر سویز میں پتھر ڈال رہی ہی تاکہ نہر بند ہو جاوے= **کلکتہ** کے مسلمانوں کی نسبت جو خبر مشتہر ہوئی تھی کہ عربی پاشا کی فتح یابی اور انگریزوں کی شکست کیواسطے مسجدوں میں دعا مانگی گئی سو معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط ہی= **امرتسر** میں ۲۱-جولائی کو دن کے دس بجے بیس منٹ پر ایسا سخت زلزلہ آیا کہ پندرہ سکینڈ تک محسوس رہا [illegible]

نور افشاں

—— آجکل ہمارے ہمعصر جنگ مصر کی بابت کچھ کچھ رائے زنی کرتے ہیں اور اکثر ہمعصروں کو شک کی جگہ یقین تھا مگر واقعات حال پر نظر ڈالکر جو دیکھا جاتا ہے تو صاف ظاہر ہوکہ ابھی تک عربی پاشا کا حوصلہ اور ولولہ اس امر کا مقتضی ہو رہا ہو کہ قرب و جوار میں ہی نہیں بلکہ تمام وسیع و دور دراز مقامات کی رعایا مصر کو ورغلا کر ایکبار دل کھولکر یورپین سے مقابلہ کرے۔ چنانچہ ۲۲ جولائی کی تار برقی جو بمبئی سے آئی تھی ظاہر ہوا کہ اسکندریہ کے قلعہ چھوڑنے کے بعد عربی پاشا نے بکمال عزم و مستعدی تیاری جنگ کر کے آخر کار نہر کے دونوں ساحلوں پر توپیں لگادیں اور اب قاہرہ سے بذریعہ ریل اور توپیں برابر منگوا رہے ہیں۔ بالفعل بوجوہ چند در چند غالباً انگلش کی یہہ کوشش نہ ہوگی کہ خود حملہ آور ہوں ہم دونوں طرف سے حملہ کر سکتے ہیں یعنے ایک خاص اسکندریہ سے دوسرے دریائے نیل کے دونوں دہانوں راستا اور ڈاکی ہتاییر فوج جمع کر کے راستا کی راہ سے غنیم پر یورش کر سکتے ہیں ہمارے سپہ سالار نے مصلحت اسی میں دیکھی ہو کہ اسکندریہ اور کافر دوار کے بیچا بین آمد و رفت اور رسل رسایل کا کوئی ذریعہ خطرناک باقی نہ رہے لہذا اسکندریہ کے باہر ریل کی سڑک فوراً اڑا دی گو غنیم کا رسالہ گولیاں چلا کر منتشر ہوگیا۔ لیکن اس سے یہہ نتیجہ نہ نکالنا چاہئے کہ اُدھر رسالہ کی اطلاع فی الفور ہو بلکہ صاحب سپرنٹنڈنٹ مشرقی تار برقی کے ذریعہ سے معلوم ہوا کہ رسالے کی قوت اسطرف کم ہو ✚ ایک خبر سے معلوم ہوا ہو کہ عربی پاشا نے اپنے لئے وہ مقام تجویز کیا ہو جو قدرتی طور پر خاص جنگ کے لئے نمونہ ہو۔ یہہ مقام دو جھیلوں کے درمیان اسطرح واقع ہو کہ اگر فریق ثانی کی فوج کثرت سے بھی ہو تو عرصہ تک کچھ نہیں کر سکتی اور بلا دقت اُسکے ... کو تو نہیں سکتی۔ اول تو فوج حملہ آور کو کافر دوار تک گذرنے میں بڑی بڑی سختیاں واقع ہوں گی کیونکہ اثنائے راہ میں ایک لق و دق بالو کا میدان پڑتا ہو جسمیں سب سے بڑھکر یہہ خرابی ہو کہ پانی عنقا کی خاصیت رکھتا ہو ✚

ہمکو یاد ہو کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہو ایک بمبئی کے اخبار میں چھپا تھا کہ جنگ مصر کے لئے آب شیرین کی رسد کا قرار داد انتظام مناسب عمل میں لانا فوق العادہ مقدم امر ہو۔ کیونکہ ظن غالب تھا کہ جنگ کے شروع ہوتے ہی مصری کوشش موفور کر کے آب شیرین سے ہماری فوج کو محروم رکھا چاہینگے۔ چنانچہ عربی پاشا نے دو مرتبہ اس عرصہ قلیل ہی میں یہی کوشش کی کہ جہاں جہاں اُسکے امکان میں ہو پانی بند کر دیا جاوے۔ اسلئے اب ہم لکھتے ہیں کہ قریب ترین مقاموں سے پانی کی رسد کثرت کے ساتھ بھیجی جاوے۔ افسران کمسریٹ کو سب سے زیادہ اسی کی فکر چاہئے ✚

بڑے افسوس کا مقام ہو کہ آج کل یہودی ہر مقام پر تباہی کی حالت میں ہیں۔ کیونکہ جرمنی میں ان بیچاروں پر چھری چلی۔ روس میں ایسے تباہ و خراب ہوے کہ جسکا بیان حد سے زیادہ ہو۔ پولنڈ میں انکے گھر جلائے گئے اور ہزاروں خاندان جلاوطن ہو گئے۔ اب سنا ہو کہ قاہرہ والوں نے بھی ان بیکسوں پر دست تعدی دراز کیا ہو۔ لڑائی ہو یورپین اور باغیان مصر میں اور قتل کئے جائیں بیچارے یہودی۔ افسوس۔ ابفرانس اور انگلستان ملکر غالباً کارروائی کرینگے مگر فرانس کا یہہ اصرار کہ اطالیہ کو بھی انگلستان شریک حال کر کے رہے انصاف کے خلاف ہو۔ گو انگلستان کو اسمیں اصلاً عذر نہیں بلکہ اگر کل سلاطین یورپ ہاتھ بٹائیں تو سب سے بہتر ہو ہر کیف اسکندریہ کے گرد و نواح میں عربی پاشا سے ایک مرتبہ خوب لڑائی عنقریب ہونیوالی ہو جسمیں رعایا مصر سخت خرابی میں پڑیگی اور اسمیں ذرا بھی شک نہیں ہو سکتا کہ شاید یہی جنگ عربی پاشا کی آزادی اور سرکشی کو خاک میں ملا دے کیونکہ عربی پاشا کا استقلال چاہے کیسا ہی محفوظ ہو اور چاہے فوج اور توپوں کی جسقدر تعداد کثیر وہ مقابلہ کرے مگر تو بھی یورپین سلاطین کا مقابلہ محال ہو کہیں باغی بھی سلاطین سے عہدہ برا ہو سکتے ہیں آخر میں ہم یہہ لکھکر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں کہ ناظرین کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ اس جنگ میں ہماری سرکار نے ان لوگوں کے خلاف ہتھیار اٹھایا ہو جو توفیق پاشا خدیو مصر کے جانی دشمن اور ملک مصر کے بدخواہ اور قوم کے عدو اور محسن کش ہیں ورنہ ہم میں اور فرمانروا ئی مصر میں محبت کا سلسلہ بدستور قایم ہو بلکہ یوں کہیں کہ ہمنے خدیو کی جان بچانے میں اور باغیوں کے نیچا دکھانے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ✚

—— برٹش گائنا کے جبد و مزدوروں نے اپنی مرضی سے ایک میٹنگ منعقد کی۔ اس مجلس میں اس سوال پر بحث ہوئی کہ سچا مذہب کونسا ہو۔ آخر الامر تمام حاضرین مجلس نے متفق ہوکر رائے دی کہ مسیحی مذہب کو قبول کرنا چاہئے۔ اسکے بعد انہوں نے ایک استاد کی درخواست کی چنانچہ انکو استاد مل گیا۔ اب انکی صلاح ہو کہ ایک گرجا گھر محض اپنے ہی خرچ سے تعمیر کریں۔ ایسا ہی وقوعہ مقام ٹرینی داد میں بھی ۲۰ ہزار اہل ہنود کے درمیان ہوا ہو ✚

اس میں کچھ شک نہیں کہ جس آدمی نے سچے مذہب کی تلاش کی اور راہ نجات کا طالب ہوا تو ضرور ایسا شخص مسیحی مذہب کو قبول کریگا۔ ہمارے اہل وطن بھی اگر سچے مذہب کی کھوج میں کد و کاوش کو گوارا کریں تو ضرور بالضرور غور اور تامل کے بعد ہم آواز ہوکر بول اٹھینگے کہ مسیحی مذہب سچا مذہب ہو ✚

—— روٹر کی تازہ تار خبر سے جسمیں مصر کے معاملات کے جدید حالت کا ایک راست بیان ہو معلوم ہوا کہ پرنس بسمارک مصر کی قبحات کا حل اسطور پر کہ انگلینڈ کو مفید ہو کرینگے

مراسلات

هندو مت اور روح کی فلسفی

(نمبر ۲)

ہمارے پچھلے مضمون میں مختصراً اسکا ذکر کیا گیا تھا کہ روح یعنے آتما خدا یعنے پرآتما نہیں ہو سکتی جیسا کہ ہندوؤں کی دینی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے- اور ہمنے اس مسئلہ پر کئی ایک اعتراض بھی کئے تھے جو کہ ہمارے دلکو اسی مسئلہ کے بارہ میں (اگر اور کچھہ نہ کہیں تو) بڑے اعتراض معلوم ہوتے ہیں خیر حال کے لئے ہم اس سے درگذر کرتے ہیں جب کوئی صاحب روح کا خدا ہونا ثابت کریگا تب ہمارے لئے وقت کافی ملجاویگا کہ اسبات پر آور غور کریں +

ہندو فلاسفی کے بموجب کل مخلوقات یا یوں کہیں کہ کل اشیاے عالم مندرجہ ذیل تین باتوں میں منقسم ہیں بیبھو (ہمہ جا) وہ ہوتا ہے کہ ہر جگہہ خواہ اپنی ذات میں یا صفات موجود ہو- انو وہ جو ذات وصفات میں ناویدنی ہی- مدہم (محدود)- تینوں سے پہلا مطلق دوسرا مطلق نہ مقید اور تیسرا مقید ہے- انکے خیال کے بموجب پہلا اور دوسرا اناس (غیر فانی) ہیں اور تیسرا ناس (فانی) +

یہہ اسبات میں کہ روح ان تینوں میں سے کس میں شامل ہے مختلف اشخاص کے مختلف رایوں سے یہہ نتیجہ صریح معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسکے پورے پورے بیان سے قاصر ہیں اور اسکے فلاسفی سے کم وبیش ناواقف- چنانچہ مشہور شنکر- بودھائن اور رامانوج- روح کو بیبھو کہتے ہیں- یعنے اوپر کے مسئلہ کے مطابق انکا یہہ گمان ہے کہ ایک ہی روح ہے جو کہ ہر جگہ حاضر ہے اور اپنا ظہور دکھا رہی ہے- ہم گو اس فلسفی سے اپنا اتفاق ظاہر نہیں کر سکتے کیونکہ ہم اپنے پچھلے مضمون اور اسی مضمون کے آغاز میں یہہ بات کہہ چکے ہیں کہ اسکے ساتھہ بڑے بڑے اعتراض وارد ہوتے ہیں- روح کی ایک صفت علم ہے جسکو گیان کہتے ہیں جسمیں گیان نہیں وہ روح نہیں اور جہاں گیان پایا جاتا ہے وہاں بالضرور یہہ بھی مان لینا پڑتا ہے کہ روح موجود ہے- گیان روح کی ذات کی ایک لازمی صفت ہے- اگر روح میں سے گیان نکال دیا جاوے تو روح روح ہی نہیں رہتی یہہ سب ہندو فلاسفی تسلیم کرکے آمنا وصدقنا کہتی ہیں- اب سوال یہہ ہے کہ اگر ساری دنیا میں ایک ہی روح یعنے روح کل ہے تو علم کل کیوں حاصل نہیں- کیوں ایک فرد کو جدا گانہ کل موجودات اور عالمات کا وہی علم حاصل نہیں ہو جو دوسرے کو ہوتا ہے یا کیوں علم کلی حاصل نہیں ہے- پس ثابت ہے کہ روح بیبھو ہو نہیں سکتی یا تو روح اور علم لازم وملزوم نہیں یا صرف ایک ہی نتیجہ باقی ہے کہ روح بیبھو نہیں +

پھر آگے- مادھو- پنڈت دیانند- (جہاں تک کہ معلوم ہوا ہے) روح کو انو مانتے ہیں- اور ہم انکے ساتھہ بھی اتفاق نکرکے یہہ کہتے ہیں کہ روح انو نہیں- ہم نے اوپر انو کے معنے بیان کئے ہیں کہ جو اپنی ذات وصفات میں ناویدنی ہو- یہہ تو ظاہر ہے کہ روح کی ذات کو آج تک کسی نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھہ سکتا ہے کیونکہ وہ ایک غیر مادے سے ہے پھر یہہ بھی صریح ہے کہ روح کی صفات ہر جگہ جہانتک روح کی ہستی ہو نمودار ہوتے ہیں- پس روح انو ہو نہیں سکتی- علاوہ ازیں انو کی یہہ تعریف بھی ہے کہ وہ بال کی نوک کے سوئیں حصہ کے برابر ہے اگر یہہ درست ہے تو بھی روح انو ہو نہیں سکتی کیونکہ وہ اپنی ذات میں محدود ہوکر اول تو مدہم ہو جائیگی- دویم اگر وہ خود بال کی نوک کے سوئیں حصہ کے برابر ہے تو کیونکر اسکو کل بدن (سر پر) کا علم ہو سکتا ہے پھر بعضے ایسے اشخاص بھی ہیں جو کہ مجبوراً (کیونکہ روح نہ تو بیبھو نہ انو ثابت ہو سکتی) یہہ کہتے ہیں کہ روح مدہم ہے- مدہم وہ ہے جو محدود ہو اور جو محدود ہوتا ہے اسکے حصہ بھی بن سکتے ہیں- اس خیال کے مطابق روح انسان کے کل بدن میں ہر جگہہ موجود تو ہے پر یہاں اسکا ایک حصہ اور وہاں اسکا دوسرا

یہہ مسئلہ بھی مسئلہ تناسخ کے عین خلاف معلوم ہوتا ہے ہنود اسبات پر بڑا زور دیتے ہیں اور حقیقت میں انکے مذہب کا اصول بھی اسی بات پر مجبور کرتا ہے کہ جیسے انسان اس جنم میں کرتا ہے ویسا ہی دوسرا اسکا جنم ہوگا مثلاً اگر کوئی شخص وہ کام کرے جو کہ اچھے ہیں تو اس کا جنم بھی اعلیٰ ہوگا جیسے شودر سے برہمن- یا برہمن سے رشی وغیرہ- اور اگر اسکے کرم بُرے ہوں تو اسکا جنم بھی ادنیٰ ہوگا مثلاً برہمن سے شودر اور شودر سے مطلق حیوانوں میں سے ایک مگر چونکہ روح کل بدن میں موجود ہے تو ظاہر ہوا کہ اسکا وجود بھی اتنا ہی ہوگا جتنا کہ وہ بدن ہے جسمیں وہ موجود ہے- پس دوسرے جنم میں جبکہ انسانکی روح ہاتھی میں چلی گئی تو ہاتھی کا کونسا حصہ خالی رہجاتا ہے جسمیں روح نہیں یا اگر کیڑی میں بنگئی تو اسمیں روح کا حصہ باقی رہجاتا ہے- لیکن اسکا جواب یہہ ہو سکتا ہے کہ اسخیال والی روح کو فانی مانتے ہیں اس قاعدہ کے موافق کہ جو شی حصہ بن سکتی ہو وہ فانی ہے اور روح مدہم ہونیکے سبب حصہ ہو سکتی ہے تو روح خود بھی فانی ہے- اسخیال کی تردید میں بہت کچھہ کہنے کی ضرورت نہیں صرف اتنا کہنا کافی ہوگا کہ یہہ خدا کی صفات کے ضد اور خود روح کے وصف کے خلاف ہے- اگر یہہ مانا جاوے کہ روح کی ہستی وجود موجودہ کے ساتھہ ہی تمام ہو جاتی ہے تو خدا کی قدوسیت رحم اور عدل قائم نہیں رہتا- اور انسانکی روح کا تقاضا بھی پورا نہیں ہوتا کیونکہ انسانکی روح چاہتی ہے باقی رہے چنانچہ ایک جگہ روح کی خواہش بیان کرتے ہوئے ایک ہندو حکیم یوں کہتا ہے اسکی تین اچھیا (خواہش) ہیں- نامرنا- نا روگ (آزار) ہونا- نہ مقید ہونا +

پس مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہے کہ روح نہ بیبھو ہے نہ انو نہ مدہم- اور یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو مت روح کی حقیقی صفت سے بالکل ناواقف ہے + باقی آئندہ الراقم فقیر محمد حنیف*

*نوٹ- [illegible] ہندو کیطرف بھی خیال کریں-

بقیہ واقعات مسیح

چوتھا باب

یوسف اور بیوی مریم کا مسیح کو ساتھ لیکے مصر کو بھاگ جانا

۱ گو ہیرودیس نے مجوسیوں کو واپس آکے مسیح کے واقعات سے اطلاع دینکی تحریک کی تھی مگر وہ واپس یروشلیم کو نہ گئے چونکہ اللہ نے خواب میں اُنہیں سیدھے اپنے وطن کی طرف چلے جانیکی ہدایت کی تھی +

۲ ہیرودیس نے چند روز تک مجوسیونکی انتظاری کی مگر اسکا مطلب پورا نہ ہوا۔ اُسنے جانا کہ مجوسیوں نے ہمیں دھوکھہ دیا جس سے وہ آتش غضب ہوا اور بیت الحم میں اور بیت الحم کے پرگنو نمیں دو برس سے کم عمر کے جسقدر ننھے ننھے لڑکے تھے ایک لخت اُنکی جانیں تلف کروائیں۔ اولاً کسیکو یہہ حال معلوم نہیں ہوتا کہ ایک ادنی امر کا نتیجہ اتنا بد ہوگا ہیرودیس کے واقعات یوسیفس نے لکھے ہیں مگر وہ اپنی کتاب میں بچونکو قتل کروانیکا واقعہ نہیں لکھتا۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ متی نے اپنے دل سے گھڑکے یہہ واقعہ لکھہ دیا ہے* مگر یہہ خیال اُنکا محض بے اصل ہے چونکہ مصنف موصوف نے اُس کتابمیں ہیرودیس کے اور واقعات بھی قلمبند کئے ہیں جنکے مقابلہ میں لڑکونکے قتل کا واقعہ کچھہ حقیقت نہیں رکھتا۔ ہیرودیس کی طبیعت میں بدظنی اور رنار واتد بیریں کوٹ کوٹ کے بھری ہوئیں تھیں اسلئے اسکی تلوار بے گناہ لوگوں کے

*نوٹ متی نے جب یہہ واقعہ اپنی انجیل میں لکھا اسوقت ہیرودیس کا زمانہ کچھہ دور نہ تھا بااینہمہ انجیل کے مخالف سکوت کر گئے اور کچھہ اعتراض نہ کیا +

خون سے ہروقت آلودہ رہتی تھی چنانچہ اسکو باطن سخت دل ظالم بادشاہ نے صرف بدگمانی کے سبب اپنی بیوی کو اپنے بھائیونکو اپنے تین بچوں کو قتل کروایا۔ اپنی قلمرو میں حکم دے رکھا تھا کہ جب میری موتکا وقت قریب پہنچے تمام اراکین سلطنت اور مصاحب قتل کئے جائیں چونکہ اُنکو میری موت سے خوش ہونیکا پھر موقع نملیگا۔ اُس بدطینت راکھشس نے بیت الحم کے سے چھوٹے قصبے کے بے گناہ لڑکوں کو قتل کروایا۔ اپنے بیٹے کی جان لی مگر اُن مظلموں پر مطلق رحم نہ آیا بیت الحم گویا خانہ ماتم ہوگیا تھا چوطرفے مظلوموں اور بیکسونکے رونیکی آواز آرہی تھی "رامہ* میں روتے اور ماتم کی آواز سنائی گئی" تمثیلی زبان میں یوں کہا گیا کہ اُنکی دادی بیوی راحیل گویا قبر سے اُٹھیں ہیں اور راما اپنے لڑکوں پر روتی ہے اور تسلی نہیں چاہتی تھی اسلئے کہ وہ نہیں ہیں +

۳ ہم ہیرودیس کی زندگی کی حالات کسیقدر اور زیادہ لکھا چاہتے ہیں لہذا تھوڑی دیر کے بعد یہہ بتلادینگے کہ ہیرودیس کے بیجا غضب سے خدا کا اکلوتا بیٹا کونسی لطیف راہ سے بچ گیا +

۴ جس زمانہ میں ہیرودیس نے بچوں کو قتل کروایا یہوداہ اور متیتھیس نامی دو مشہور عالموں نے افواہاً ہیرودیس کے مرنے کی خبر سنتے ہی اپنے شاگردوں کو سنہری عقاب کی جو ہیکل کے بڑے پھاٹک پر نصب کیا ہوا تھا گرادینے کی تحریک کی مگر وہ اپنے مطلب پر کامیاب نہو سکے۔ جب یہہ خبر ہیرودیس نے سُنی

*نوٹ رامہ ایک شہر کا نام ہے یروشلیم سے سمت شمال میں ۹ میل پر واقع ہے اور رامہ سے بیت الحم ۶ میل جنوب مغرب میں۔ رامہ میں یروشلیم کے قیدی جمع کئے تھے پھر یہاں سے بابل کو جلاوطن ہوئے دیرمیاہ ۴۰۔ ۱) اُس وقت قیدی زار و قطار روتے تھے یہہ راحیل کی اولاد سے تھے +

اُنکے چالیس شاگردوں کو زندہ آگ میں جلادینے کا حکم دیا +

۵ اب وہ وقت آگیا کہ ہیرودیس اپنے بدکاریکا پھل پاوے۔ وہ دفعۃً ایک مہلک عارضہ میں مبتلا ہوگیا جسکے درد سے وہ نہایت ہی مضطرب ہوجاتا تھا وہ درد ایسا تھا جسکی برداشت ہو سکے۔ اس مرض کا علاج اُسے خودکشی کے سوا اور کچھہ نہ سوجھا بایںہمہ وہ اپنی مراد پر کامیاب نہو سکا۔ موت کے وقت جو لوگ اُسکے پاس کھڑے تھے اُنمیں سے ایک بھی اسکا مونس وغمخوار نتھا۔ ہم اس واقعہ کی کسیقدر اور تفصیل کیا چاہتے ہیں۔ جب ہیرودیس کی موت کا وقت قریب پہنچا اُسنے اپنے خاندان کے رئیسوں کو ریحو شہر میں دعوت کے بہانہ سے جمع کیا اور ایک گھر میں بند کرواکے اپنی بہن سلومی کے ہاتھ سے قتل کروایا۔ ہیرودیس ایسی ایسی بیجا حرکتیں کرکے اپنے بدکاموںکی جوابدہی کے لئے دوسری دنیا میں چلا گیا +

۶ اسکا لاشہ نہایت خوشبودار چیزوں سے معطر کیا تھا کفن کے کپڑے بھی بیش قیمت تھے۔ اسکی تجہیز بڑی تزک و احتشام سے کی اسکو ہیرودیم نامی جگہ میں دفن کیا۔ اُسکا مقبرہ مسیح کی ولادتگاہ سے دور نتھا۔ اُسکے مرنیکے دن کو لوگوں نے مبارک سمجھا یہاں تک کہ اسی تقریب سے مسرت کے جلسے منعقد کئے۔ اُسکے وصیت نامہ نے تخت کے وارثوں میں دشمنی ڈالدی اور آپس میں جھگڑا اور فساد شروع ہوا پر وصیت نامہ پر جلد رامد نہوا پر نہوا۔ اسکے لڑکے جلاوطن کئے گئے اور پردیس میں بُری موت سے مرگئے۔ اسکی بے اعتدالیوں کے سبب اُسکے خاندان پر خدا کا قہر اور غضب تھا۔ گو ہیرودیس کے نکاح والی اور بے نکاح والی عورتوں سے نو لڑکے تھے اور پانچ لڑکیاں تھیں بایںہمہ سو برس کے اندر اُسکا نسب ڈوب گیا اور کوئی نام لیوا نرہا + باقی آیندہ

حفظان صحت

حفظان صحت کی طرف جدید شائستہ اقوام نے تھوڑے ہی عرصہ سے توجہ کی ہے اور تھوڑی ہی مدت سے اسبارے میں کوشش کرنی شروع کی ہے چنانچہ اقوام یورپ نے جو کہ آجکل روئے زمین پر شائستہ و مہذب گنے جاتے ہیں جب ۱۸۳۱ء میں ہیضہ کا زور و شور ہوا اسوقت عوام الناس کی آنکھیں کھلیں اور اُنکے خیالات خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور حفاظت ابدان کی طرف توجہ کرنا ضروری اور لابد معلوم ہوا ۱۸۴۵ء میں ایک ایکٹ موسوم بہ دفعیہ تاثیرات اشیاء مضر جاری ہوا یہ ایکٹ دس بارہ برس کے عرصۂ قلیل میں لوگوں کے دلوں کے اندر ایسا گھر کر گیا کہ گویا استمرار و استحکام کے درجہ پر پہنچ گیا اور یہ ایکٹ دنبدن سال بسال اور ایکٹوں کی مدد سے تصحیح و ترمیم ہوتا رہا پھر ۱۸۵۹ء میں پندرہ برس کی کامیاب کوششوں کے نتایج سے یہ ایکٹ منسوخ ہوا اور بجائے اسکے ایک جماعت معروف بہ مشیران حفظ صحت قائم ہوئی اس مجمع میں اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور دور اندیش لوگ شامل تھے انکو اختیار تھا کہ جب کسی شخص کو اشیاء مضرہ استعمال میں لاتے یا کوئی اور کام جو صحت بدن میں خلل انداز ہو کرتے دیکھیں پہلے بذریعہ اطلاعنامہ بند کریں اگر نہ مانے مجرم قرار دیکر مجسٹریٹ وقت کے پیش کریں چنانچہ ٹیکا لگانے کے قانون میں حکم تھا کہ ہر شخص سہ ماہ کے اندر ہی اندر اپنی اولاد کو ٹیکا دلوائے ورنہ مستوجب چالیس روپیہ جرمانہ ہوگا خیر آج کی گھڑی تک اقوام یورپ نے حفظان صحت کے باب میں وہ وہ ترقیاں کی ہیں جنکو ہم اپنی نظروں سے دیکھ رہے ہیں (عیاں راچہ بیان) لیکن جب ہم ہندوستان کے باشندوں کو دیکھتے اور انکی تمدن پر لحاظ کرتے ہیں تو یہی نظر آتا ہے کہ حفظان صحت نام کو بھی نہیں جانتے گھروں کی صفائی ایسی ہے کہ چھتوں ہی پر میلے کے ڈھیر لگے رہتے ہیں غسل کا یہہ حال ہے کہ جب دو تین دن بعد میل کے باعث بدن میں کھجلی شروع ہوئی تو نہا لیا ورنہ خیر غذا کا یہہ حال ہے کہ جو کچھ آیا سوچا یا نہ ثقیل کا ڈر نہ سریعۃ الہضم پر نظر ہے مکان ایسے کہ ہوا گھڑی گھڑی بو بگڑ جاتی ہے اے ہندوستان جنت نشان تو کس خواب غفلت میں سوتی ہے گورنمنٹ کب تک تیرا منہہ اور ناک صاف کریگی اور کب تک تیری صفائی پر لحاظ کریگی تو ہوش میں آ اور اندرونی حالت پر آپ نظر کر ان خود بینی اقوام یورپ ہی سے سبق سیکھ کیونکہ دینی اور دنیوی ترقی صحت ہی سے وابستہ اور تعلق رکھتی ہے بھلا جو شخص خود ہی بدنی امراض اور بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہے وہ کیا ترقی کریگا اور ملک کو اس کے وجود سے کیا فائدہ ہوگا ع کس نشنود یا نشنود من گفتگوئی میکنم + راقم کرپا رام از جالندھر شمس سکول

شہر ھلاکت

اس شہر کے ایک بڑے کوچہ کا نام نفس پرستی ہے جو کہ شہر کے بیچوں بیچ واقع ہے۔ باشندگان شہر کی اس جگہ بود و باش کرنے سے یہہ غرض ہے کہ وہ ہر طرح کی جسمانی خواہشوں کو پورا کرکے خوشی حاصل کریں۔ اسیواسطے وہ کھانے پینے اور ہر نوع کی ہوا و ہوس میں مشغول رہنے کو عزیز رکھتے ہیں +

مینے سنا کہ یہاں ایک بڑے مشہور و معروف آدمی قیام رکھتے ہیں۔ میرے دل میں اُنکے دیدار کا اشتیاق ہوا اور فوراً اُنکے دولت خانہ کی راہ لی۔ بعد ملاقات کے معلوم ہوا کہ آنحضرت کا اسم شریف بندۂ شکم ہے جو کہ ہمیشہ شکم پروری کو سب فرایض سے اعلیٰ سمجھتے ہیں گویا شکم ہی انکا معبود ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد اُن کے برادر جناب شراب خوار بھی وہاں ہی تشریف لے آئے جنکا عزیز پیالہ جو کہ حقیقتاً مہلک کام ہی بغل میں تھا اُنکے ہمراہ اُنکے دوستان مہربان جناب خواجہ شہوت پرست اور حضرت بدکار دائیں بائیں وزرائے اعظم کیطرح لوٹتے پوٹتے تشریف آور ہوئے۔ جب میں نے اُنکے چہرہ کیطرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اُنکی آنکھیں زنا سے بھری ہیں اور گناہ سے رُک نہیں سکتیں ۲-پطرس ۲: ۱۴ ”درحقیقت وہ یہہ سب خدا کے چاہنے کی نسبت عشرت کے زیادہ چاہنے والے تھے“۔ ۲تمطاوس ۳: ۴ + میرا دل مجھے ملامت کرنے لگا کہ تو یہاں کیوں آیا مگر اسیوقت مالک شہر جو کہ یہہ مختلف چیزیں اور شخص مجھے دکھلا رہا تھا کہنے لگا کہ صبر کر میں تجھے اپنی تمام مملکت دکھلاتا ہوں اور جس جگہ کو تو پسند کریگا میں تجھے عنایت کرونگا۔ پھر وہ مجھکو ایک اور بڑے محلہ میں جہاں حضرت عیسیٰ اور بیبی ناپاکی سکونت پذیر تھیں لے گیا یہاں کے لوگوں کو نہ تو خوف خدا نہ خطرہ جان کا خیال ہے اور ہر قسم کی برائی پر کمربستہ اور ہر طرح کے کفر بکنے پر آمادہ ہیں۔ اسی محلہ میں باشندگان صدوم جنہوں نے دنیاوی عشرت پرستی اختیار کی تھی اور جسمانی خواہشوں کو بغیر خوف خدا پورا کیا کرتے تھے۔ پیدایش ۲۳: ۱۳ + یہہ وہی جگہ ہے جہاں کہ اس اسرائیلی عورت کا فرزند جسنے خداوند کو ملعون کہا اور اُسکے حق میں کفر بکا او پتھراو کرکے مارا گیا سکونت رکھتا تھا۔ احبار ۲۴: ۱۱ + یہاں ہی بیلشاضر بادشاہ جنہوں نے خداوند کی مقدس ہیکل کے برتنوں میں شراب خواری کی اور اپنے وزیروں اور مصاحبوں کو بھی اس معیوب کام میں شریک کیا آخر کار فتوی مرگ پایا رہتے تھے دانیل ۵: ۱-۳۰ جب میں ان مقاموں کو دیکھ چکا اور لوگوں کے چال چلن اور رسومات سے واقف ہوا تو میرا دل بیزار ہونے لگا۔ اور شہر کے ایک اور کوچے کے ملاحظہ کرنے کا شوق ہوا جو کہ نیکی و خوبی میں مشہور تھا۔ دوسرے

عالیشان مکانات اور پختہ شہر پناہ اور عمدہ عمدہ پربہار باغ دکھائی دئے۔ داخل ہوتے ہی دیکھا کہ لوگ بڑے مہذب۔ ذی علم اور ظاہراً پرہیزگار اور متقی ہیں۔ بازاروں میں نہ جھوٹھ نہ دغابازی نہ زنانہ کفر سے ملاقات ہوئی بلکہ برخلاف اُسکے ظاہرا پاکیزگی بیرونی محبت واخلاق اور نرم اور ملائم گفتگو دکھائی دی۔ بازار میں دوکانوں پر تختے لگے تھے جنپر مختلف اقسام کے حروف کھدے تھے۔ جب میںنے پڑھا تو ظاہر ہوا کہ دھرم دکانیں ہیں اور تختوں پر سچ بول پورا تول لکھا ہو۔ دیکھتے ہی بڑی خوشی ہوئی۔ اتنے میں ایک مرد خدا بنام راست گو سے ملاقات ہوئی۔ شہر کے حالات اور خوبیوں کا ذکر درپیش ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ یہہ سب ظاہر پرستوں کی دکانیں ہیں جو اپنی روح اور خدا کے جلال کا کچھہ بھی فکر نہیں کرتے۔ یہہ اپنے کاروبار دنیا میں سرگرم اور مصروف ہیں اور اگر کوئی شخص ان سے عدالت الٰہی یا سزائے گناہ کا ذکر کرے تو سنتے تو ہیں مگر اُنکے کاروبار نے اُنکے دلپر ایسی حکومت کر لی ہو کہ ایسی باتیں اُنکے دل پر اثر نہیں کرتیں۔ یہہ باتیں سنتے ہی دل مغموم اور رنجیدہ ہوا اور جب بازار سے باہر جانے کو تھا ایک شخص سے جو کہ وہاں کا ہی باشندہ تھا ملاقات ہوئی۔ وہ مجھے دیکھتے ہی بولا بندگی جناب مزاج شریف آپکا یہاں کسطرح آنا ہوا۔ آیئے بندہ کے غریب خانہ میں تشریف لے چلیئے۔ غلام روکھی سوکھی روٹی جو خود کھاتا ہی آپکی نذر کریگا۔ مگر راست گو نے فوراً مجھے کہدیا کہ بھائی یہہ محلہ ظاہری اخلاق آباد کہلاتا ہو اور یہاں کے باشندے جو منھہ سے کہتے ہیں ویسے نہیں کہتے۔ تم مسافر ہو اپنا رستہ لو۔ ان دھندوں میں نہ پڑو یہہ تو دنیا کی لالچ میں مرے جاتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ یہاں وہ جوان آدمی جو خداوند مسیح کے پاس راہ حیات کی تلاش میں آیا تھا اور جو ظاہراً بڑا خلیق اور شریعت کا پابند تھا مگر جس میں الفت الٰہی نہ تھی رہتا تھا۔ وہ ایک دنیاوی اور زردوست آدمی تھا اور چونکہ خداوند مسیح اور دنیا دونوں کو محبت کرنا مشکل بلکہ محال ہو خالی ہاتھ واپس گیا اور عذاب ابدیکا خریدار ہوا۔ یہاں کے اور لوگوں کا بھی ویسا ہی حال ہو۔ متی ۱۹: ۱۶-۲۲۔ اسوقت میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص سفید پوشاک پہنے بازار میں کھڑا ہو کر کہہ رہا ہو کہ خدا نے جہان کو اسقدر پیار کیا کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو دیا تا کہ جو کوئی اسپر ایمان لاوے ہلاک نہو بلکہ حیات ابدی پاوے۔ اور ایک زود غم زندہ مرد گناہ معصیت کا بھاری بوجھہ سر پر اُٹھائے ہوئے آیا اور اس بشیر سے یوں ہمکلام ہوا۔ اے دوست میں کیا کروں کہ نجات پاؤں۔ بشیر نے کہا خداوند مسیح پر ایمان لا اور تو اور تیرا گھرانا نجات پاویگا کیونکہ وہ جو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہو حیات ابدی پاویگا۔ اس عزیز نے جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ خداوند مسیح جو موا تھا پر اب زندہ ہو مجھے شہر ہلاکت سے رہائی دے۔ حاصل کلام اس بشیر نے وہیں اُسے راہ شہر سلامتی بتلایا اور کہا کہ سیدھا چلا جا اور گو کہ رستہ بہت تنگ اور پر مصیبت ہوگا اگر تو آخر تک ثابت قدم رہا تو حیات ابدی پاویگا۔ نیز اسی رستے کے آرام کے لئے کئی ایک چیزیں جو اس بشیر نے بھی خداوند مسیح ہی سے پائی تھیں اور جنکا باعث اسکا فرض تھا دیں۔ وہ گیت گاتا ہوا اپنی مسافرت کو طے کرنے لگا۔ لوگ جو کہ یہہ ماجرا دیکھہ رہے تھے بشیر اور اس مسافر کو بیوقوف اور دیوانہ قرار دینے لگے مگر انہوں نے ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ کاش وہ لوگ جو اب تک شہر ہلاکت میں آباد ہیں اسی طرح اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور مسیح خداوند پر ایمان لا کر حیات ابدی پاویں + آمین۔

الراقم ٹھاکر داس از لکھنؤ

خط

جناب اوڈیٹر صاحب دام اقبالہٗ

تسلیم۔ چند سوال حل طلب مرسلہ گندا مل میری نظر سے گذرے جیسا کہ خیال خام میں سمایا حل کر کے ارسال ہیں مہربانی کر کے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیں ممنون ومشکور ہونگا +

(۱) **حل**۔ قیمت فی بوتل عہ اصل فی بوتل عہ فایدہ

۱ : ½ :: ۱۶ : لا

∴ لا = ۱۶/۲

= عہ ۸ پائی

(۲) **حل** چونکہ اخیر دن جب کیڑا کہ تہ پر پہنچ جائے گا پھر نیچے نہیں اتریگا پس ۳۵ فٹ ۳۵×۱۲ = ۴۲۰ انچہ چڑھکر پھر نہیں اتریگا پہلے دن ۳۱ انچہ چڑھیگا اور نیچے نہیں اتریگا +

∴ ۴۲۰ - ۳۱ = ۳۸۹ انچہ جسکو کیڑا بحساب ۳۱-۱۶=۱۵ روزانہ کے چڑھیگا کل دن جسمیں ۳۸۹ انچہ چڑھیگا = ۳۸۹ ÷ ۱۵ = ۲۵ دن اور باقی ۱۴ انچہ لیکن کیڑے کو بعدہ ۲ دنکے ۱۴ انچہ + ۳۱ انچہ = ۴۵ انچہ چڑھنی رہی آئندہ دنکو ۴۵ انچہ اور چڑھیگا اسلئے ۲۶ دن تک چڑھنے کے بعد ۱۴ انچہ باقی رہیں گے اگر ۳۱ انچہ رہتے تو ۱۲ گھنٹہ میں چڑھہ جاتا لیکن یہاں نیز ۳۰ انچہ ہیں اسلئے یہہ اربعہ ہوا +

انچہ انچہ فٹ

۳۱ : ۳۰ :: ۱۲ : لا

∴ لا = ۳۰×۱۲/۳۱ = ۳۶۰/۳۱ = ۱۱ ۱۹/۳۱

۲۶×۲۴ = ۶۲۴

۶۲۴ + ۱۱ ۱۹/۳۱ = ۶۳۵ ۱۹/۳۱ گھنٹہ جواب

(۳) **حل** بہت لمبا ہو اسلئے جواب لکھتا ہوں

زید عمر بکر مجموعہ

۲۰ + ۳۰ + ۴۰ = ۹۰

خاکسار شبزادہ لال جماعت سوم مڈل مشن جالندھر شہر مورخہ ۲ جولائی

اخبار تار برقی

اسکندریہ ۲۷-جولائی- مقام ابوکبیر کے قلعہ کی فوج نے جبکہ اسکو اسکندریہ کے جانیکا حکم ہوا تو انکار کیا اسکا خدیو مصر کے لئے جمع ہونا فریب تھا عربی پاشا نے مراسلہ سلطان روم کی طرف لکھا ہی جسمیں اُسنے اپنا ارادہ ظاہر کیا ہی کہ میں روم کی فوج کا مقابلہ کرونگا اگر وہ مصر کی طرف آویگی +

شملہ ۲۸-جولائی سلطان روم نے تمام سلاطین یورپ کی یہہ درخواست منظور کی ہی کہ میں اپنی فوج مصر میں امن و امان کے بحال کرنے میں امداد کے لئے روانہ کرونگا +

بیگم صاحب بھوپال نے معہ نواب کے اتفاق رائے کے فوج کا ایک دستہ اور چندہ جنگ مصر میں امن و امان قائم کرنیکے لئے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں پیش کرنے کی درخواست کی ہی- حضور ویسراے ہند نے اس درخواست پر بیگم صاحبہ ممدوحہ کا دلی شکریہ ادا کیا ہی- اور اطلاع دی ہی کہ بالفعل فوج کی خدمات کا کوئی موقع پیش نہیں آیا ہی +

لنڈن ۲۸-جولائی کل رات ہوس آف کامنس میں مسٹر گلیڈسٹون نے اپنے ایک بیان میں گورنمنٹ کے برخلاف جو مخالفین نے بے ثباتی کا الزام لگایا تھا اُسکی تردید کی ہو اور بیان کیا ہی کہ فرانس کے ساتھ بگاڑ کرنا عام یورپین جنگ کا باعث ہوگا- اور یہہ بھی کہ انگلنڈ سلطان روم سے اصرار کرتا ہی کہ عربی پاشا کو باغی مشتہر کرے- ڈیوک آف کنٹ سر گارنٹ ولسلی صاحب کے سٹاف کے ساتھ مصر کو جاوینگے- امیر البحر سیمور صاحب نے خدیو مصر کی طرف لکھا ہی کہ انگریزونکا منشا فتح کا نہیں بلکہ امن قائم کرنیکا ہی امید کیجاتی ہی کہ ابوکبیر کا قلعہ جمعہ کے روز اڑایا جاویگا- خبر ہی کہ عربی پاشا مقام دمن ہور میں کافر دوار کے قیام گاہ کو چھوڑ کر چلا گیا اور اُسکی فوج بھی اُسکے ہمراہ ہی

قسطنطنیہ ۲۸-جولائی- باب عالی کو اس امر کے اظہار دیتے وقت کہ ترکی فوج مصر کو بھیجی جاویگی امید ہی کہ پیشتر روانگی فوج کے انگریزی فوج واپس ہوگی اور جو انگریزی فوج اسوقت مصر میں ہی وہ بھی وہاں سے واپس کیجاویگی +

لنڈن ۲۹ جولائی- بوقت دوپہر خبر ہی کہ عربی پاشا نے درخواست کی ہی کہ میں اس شرط پر تابعداری اختیار کرونگا جب مجکو اور میرے ساتھیونکو تنخواہ حال بحال پر خانقاہ میں رہنیکی اجازت ملجاوے +

لنڈن ۲۹-جولائی- بوقت صبح- ابوکبیر کا اُٹم نا پیر تک ملتوی کیا گیا ہی- روم کا دفعتاً مصر میں دخل دینے کی رضامندی پرنس بسمارک کی تحریک سے ہوئی تمام سلاطین عظام کانفرنس کے اس تجویز پر قائم ہیں کہ سلطان روم عربی پاشا کو باغی مشتہر کرے +

لنڈن ۲۹-جولائی بوقت شام- آج شام کو مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ لارڈ ڈفرن صاحب کو ہدایت ہو چکی ہی کہ سلطان روم سے استدعا کیجاوے کہ عربی پاشا کو باغی مشتہر کرے اور توفیق پاشا کو پیشتر اس سے کہ ترکی فوج مصر کی طرف روانہ ہو سنبھالے لارڈ گرانول صاحب نے ہوس آف کامنس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بیقاعدہ خط و کتابت عربی پاشا اور انگریزوں کے درمیان ہو رہی ہی لیکن یہہ امر ہماری جنگی تیاریوں میں توقف ڈالنے کے لئے کوئی معقول عذر نہیں ہی +

قسطنطنیہ ۲۹-جولائی- کانفرنس ابتک اجلاس کر رہی ہی لیکن یہہ اجلاس غیر قانون ہی کیونکہ روسی سفیر اپنی گورنمنٹ سے ہدایت حاصل کرنیکا منتظر ہی +

اسکندریہ ۲۹-جولائی- قاہرہ کے وکیلوں کی گفتگو آج یہانپر وزرا کے ساتھ ہوئی انہوں نے دھمکی کے فقرے استعمال کئے اور عربی پاشا کی جانبداری کرتے رہے- شریف پاشا اسکندریہ میں پہنچ گیا ہی +

لنڈن ۳۰-جولائی- بوقت صبح خبر ہی کہ سر گارنٹ ولسلی صاحب سخت علیل ہیں +

لنڈن ۳۰-جولائی بوقت شام- سکاچ فوسلیئر گارڈز مصر کی جانب روانہ ہوا ہی +

اسکندریہ ۳۱-جولائی- قاہرہ کے ایک سرکاری مراسلہ میں بیان ہی کہ باوقار مجلسیں منعقد ہوتی ہیں اور انکی غرض یہہ ہی کہ عربی پاشا کو سنبھالنا چاہیئے جبتک یا تو باعزت امن نہوجاے اور یا یہہ معاملہ رفع دفع نہ ہوجاے- باغی لوگ پورٹ سعید کی قلعہ بندی کر رہے ہیں +

پیرس ۳۰-جولائی- فرانس کی بحری اور جنگی تیاریاں جو مصر کے لئے کیجاتی تھیں بند ہوگئی ہیں +

روم ۳۰ جولائی- انگلستان کی درخواست کے جواب میں اٹلی نے مصر میں امن و امان کے بحال کرنے میں امداد دینے سے انکار کر دیا ہی +

قسطنطنیہ ۳۰ جولائی لارڈ ڈفرن اور سلطان روم کے درمیان آجکل جو رشتہ ہی وہ قابل اطمینان نہیں ہی +

اسکندریہ ۳۰ جولائی سیمرن ڈی لیس صاحب اسمعیلیہ میں ہیں اور ہمارے اہل جہازنکو وہانپر اُترنیکی مخالفت کی ہی +

لنڈن ۳۱-جولائی بوقت صبح- پرنس آف ویلس نے خواہش ظاہر کی تھی کہ جنگ مصر میں شریک ہوں لیکن حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی مرضی کے باعث شمولیت جنگ چھوڑنی پڑی- سر گارنٹ ولسلی صاحب کو صحت ہوتی جاتی ہی +

لنڈن ۳۱ جولائی بوقت شام- بٹالین فسٹ گرنیڈیر گارڈز

آج مصر کیجانب روانہ ہوا جنالین نمبر ۲ گورڈن ہیر یکم اگست کو روانہ ہوگا۔ ہوس ہولڈ کیولری ۲۔ اگست کو روانہ ہوگی مصر کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہی کہ جہاز موسومہ ہارتین ریڈنی اور کیرسنوورث مقام اسمعیلہ میں مقیم ہیں اور اہل جہاز کی ایک فوج وہانپر اتری ہی۔ قلعہ ابوکبیر کا اُڑانا چھوڑ دیا گیا ہی +

میرٹھ ۲۱ جولائی بنگال لینسرز نمبر ۱۳ کے تین ترپ آج شام کو ۳ ضروری ریلوں میں جو ۸ و ۹ و ۱۰ بجے چھوڑی گئی تھیں جنگ مصر کے لئے میرٹھ سے بمبئی کیجانب روانہ ہوئے ہیں۔ وہ افسر جوان ریلوں میں تھے کرنل کلفائن رنیجر بیلٹ ہامس و کپتان ڈین اور لفٹنٹ کملن ہیں باقی ماندہ ۲ ترپ کل شام کو لفٹنٹ گورٹ لن ڈالنوہ اور انگلس صاحبان کے زیر تحت روانہ ہونگے۔ فوج کے سپاہی اور گھوڑے کارزار کے لئے برجستہ تھے۔ سوار پرجوش تھے۔ روانگی کے وقت بڑے نعرے بلند کئے بنگال لینسرز نمبر ۱۳ کا ملاحظہ چند روز ہوئے کہ جنرل براٹ صاحب نے فرمایا تھا اور اس فوج کے سپاہیانہ صورت نے بڑی تعریف حاصل کی۔ کنگز ڈریگون گارڈز اور پنجاب نیٹو انفنٹری نمبر ۳ کے بینڈ باجے ریلوی اسٹیشن پر موجود تھے۔ ان خاص ریلوں کی روانگی مسٹر ڈیوڈ راس صاحب ٹریفک منیجر سندھ پنجاب اور دہلی ریلوی اور کپتان گزیلی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل کے اہتمام سے ہوئی +

میرٹھ یکم اگست۔ بنگال لینسرز نمبر ۱۳ کی قوت ۵۰۰ سپاہی اور ۵۰۰ سوار ہیں جنکے ساتھ ۱۸۰ سائیس و ۲۴۰ یابو و خچر اور ۲۴ گاڑیاں اسباب کی ہیں۔ ہر ایک ریل آدھے گھنٹہ میں لادی گئی اور روانہ ہونیکیلئے تیار کی گئی۔ پنجاب نیٹو انفنٹری نمبر ۲ و ۳ اگست کو جالندھر سے دو ضروری ریلوں میں کراچی کی طرف روانہ ہونگی +

لودیانہ

موسم کی حالت نہایت عمدہ ہی کیونکہ موقع بموقع بارش اور موقع بموقع دھوپ ہوتی رہتی ہیں

۳۰ جولائی کو شام کے ۶ بجے آنریبل ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر صاحب پریسیڈنٹ کمیشن تعلیم انبالہ کی جانب سے یہاں رونق افروز ہوئے۔ ۳۱ جولائی کو صبح کیوقت جناب ہنٹر صاحب نے معجناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورنمنٹ اسکول و مشن اسکول کا معائنہ فرمایا اور بعد اسکے کرسچن گرل سکول کو بھی ملاحظہ کیا۔ ہمنے سنا ہی کہ صاحب ممدوح نے مشن اسکول کی ادنی جماعت کا امتحان لیا اور ایک مختصر سی عبارت کا ترجمہ انگریزی سے اردو میں کرایا۔ طالب علموں نے سلیس اردو میں ترجمہ کر دیا۔ صاحب موصوف نے ہر چند چاہا کہ اس عبارت کو ہندی بھاشا میں ظاہر کریں مگر یہہ طالب علم نکر سکے۔ ایک کاشمیری طالب علم سے فرمایا کہ تم اسکو اپنی مادری زبان میں ترجمہ کرو اسنے اردو میں کر دیا اور اس فعل سے ظاہر کیا کہ اگرچہ میں کاشمیری ہوں مگر میری مادری زبان اردو ہی۔ اب اس موقعہ سے صاف ظاہر ہی کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اکثر باشندگان پنجاب ہندی بھاشا بولتے ہیں یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ ہندی پنجاب کی مادری زبان ہی سخت غلط کاری کر رہے ہیں کیونکہ منور شت از خروار ان بچوں نے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی کسی عربی یا فارسی مکتب یا سکول میں تعلیم نہیں پائی ہی جو کچھہ انکی زبان ہی وہ انہوں نے اپنے گھر و نہیں حاصل کی ہی اور جس حال کہ یہہ اردو ہی تو معلوم ہوا کہ انکی مادری زبان ہی اردو ہی ٭

شام کے پونے گیارہ بجے دگو نوٹس ساڑھے نو بجے کا تھا انگلش بنک جو آلٹی کے قاعدہ پر میونسپل ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں شہر کے شہزادگان و حکام ضلع و رئیسان و ممبران میونسپل کمیٹی وغیرہ وغیرہ رونق افروز تھے۔ اہل ہنود کیطرف سے ایک عرضداشت جسکا قاری ہی نصرف غیر شہر کا باشندہ تھا بلکہ عرضداشت بھی دور دراز سفر کرکے دوسرے شہر سے غیر زبان میں آئی تھی جسپر ہفتہ آیندہ میں بشرط گنجائش ہم کچھہ ریمارک کرینگے پیش ہوا۔ پیشی عرضداشت کے بعد پریسیڈنٹ صاحب نے دریافت کیا کہ یہہ میموریل کسکی طرف سے ہی۔ اسپر کسی اہل ہنود نے کہا کہ یہہ شہر اور میونسپل کمیٹی کیطرف سے ہی۔ اسپر فوراً جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے فرمایا کہ کیا اہل اسلام ممبران کیطرف سے بھی ہی تب تو کہنا پڑا کہ اہل ہنود کیطرف سے ہی اور یہہ اُسی میموریل کی تائید میں ہی جو یہاں کے اہل ہنود کے ۳۴۰۰ دستخط (جسمیں کشمیر خوار بچہ بھی شامل ہیں) ثبت تھے۔ ہمکو بڑا افسوس ہی کہ اہل اسلام کیطرف سے کوئی میموریل پیش نہوا اگرچہ حاضرین جلسہ میں بہت سے باوقار اہل اسلام حاضر تھے صرف ایک صاحب نے دین مبٹ کی دلجسپی ہی ترکی صاحب موصوف نے یہہ بھی فرمایا کہ میرے پاس الیسی ہی ۵۰ میموریل پہنچ چکے ہیں جنپر ایک لاکھہ دستخط ثبت ہیں جنمیں ۶۰ ہزار ہندی کی تائید میں اور ۴۰ ہزار اردو کی تائید میں ہیں +

اعلان

ناظرین با تمکین اور اپنے مہربان کارسپانڈنٹ صاحبان کو بذریعہ اشتہار اعلان دیا جاتا ہی کہ آیندہ اگر کسی صاحب کو مضامین بمراد اندراج اخبار نور افشاں ارسال فرمانا یا ایڈیٹوریل خط و کتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ ایڈیٹر ایم ویلی صاحب سے مشن پریس لودیانہ کے نام پر کریں البتہ روپیہ پیسہ کا حساب و کتاب متعلقہ اخبار ابھی میرے تحویل میں ہی سو اسبارے میں ہر ایک صاحب کو مجھسے مخاطب ہونا چاہئے اگر نور افشاں کے نامہ نگاران اپنے اپنے مکتوب الیہ کو پہچانکر بہ ترتیب خط و کتابت نکریں تو کاتب و مکتوب الیہ دونوں کو تکلیف ہوگی اور اس صورت میں نور افشان کا ذمہ وار ہونا سخت دشوار ہی +

المشتہر
پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ